دعا حصول فضل الٰہی کا ایک بڑا ہی مفید ذریعہ ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰؍اکتوبر ۱۹۷۰ء بمقام مسجد مبارک ربوہ)

تشہّد وتعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات تلاوت کیں۔

اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ (البقرة: ۱۸۷)

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ۚ (الفرقان: ۷۸)

پھر فرمایا:-

اللہ کے فضل سے طبیعت پہلے سے تو بہتر ہے لیکن ابھی پوری طرح آرام نہیں آیا اس وقت میں مختصراً اس اہم اور ضروری بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ایک مومن کی زندگی کا ہر لحہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس سے عاجزانہ دعاؤں میں گزرنا چاہئے ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ حقیقی زندگی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور ہر زندگی اور بقا اس سے حاصل ہوتی ہے۔ انسان درجہ بدرجہ ترقی کر کے اپنی رفعتوں کو پہنچتا ہے یہ ارتقاء تدریجی اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں اور اللہ تعالیٰ کا فضل جہاں اور بہت سی چیزوں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم نے وضاحت سے اس پر روشنی ڈالی ہے، وہاں دُعا بھی اس کا بڑا ہی مفید ذریعہ ہے اور اسے انسان

چھوڑ نہیں سکتا اور سچی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل کرنا انسان کے لئے ممکن نہ ہوتا اگر خود وہ ہمیں اپنے فضل سے اور اپنے مقرب بالا رادہ ہونے سے اپنے وجود کا پتہ نہ دیتا وہ ہم سے پیار کرتا ہے اور اس کا اظہار کرتا ہے اپنے قول سے، اپنے فعل سے ایک خوابیدہ روح کو بیدار کر دیتا ہے اور ایک عقلمند کو مجنون بنا دیتا اور مست کر دیتا ہے قُرب اور حُسن کا یہ جلوہ پیار کے یہ الفاظ کیسے انسان حاصل کرے؟ کیونکہ اس کے بغیر تو زندگی زندگی نہیں فرمایا مجھ سے مانگو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا اور اس طرح میں تمہیں عمل صالح کی توفیق عطا کروں گا۔

ابھی جو میں نے آیت پڑھی ہے اس میں یہی بتایا گیا ہے کہ استجابتِ دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی شان اور اس کی قدرت اور اس کے جلال کا مشاہدہ کر کے انسان اعمال صالحہ بشاشت سے ادا کرتا ہے اور اس کی وہ توفیق اپنے رب سے پاتا ہے اور اپنے ایمان کو مضبوط کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی معرفت انسان کو حاصل نہ ہو، اگر کچھ وہ اللہ کا اور کچھ دنیا کا ہو، تو پھر وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو کیسے پا سکتا ہے؟ نہ اعمال صالحہ ہوں گے جیسا کہ خدا چاہتا ہے کہ ہوں اور نہ ایمان میں وہ تازگی اور بشاشت ہوگی جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ پیدا ہو فرمایا میں تمہاری دعاؤں کو اس لئے قبول کرتا ہوں کہ تم بشاشت سے اعمال صالحہ بجالاؤ تا کہ تمہارے ایمان اور بھی مضبوط ہوں اور معرفت میں اور بھی ترقی کرو اور یہ کہ وہ رشد و ہدایت جس کے حصول کے لئے وہ راستہ جس کی انتہا میرا قرب ہے اس پر چلنے کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے تم اس رشد و ہدایت کو پاؤ اور تم اس راہ پر چلتے ہوئے مجھ سے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جاؤ تو استجابتِ دعا کے نتیجہ میں اعمال صالحہ کی توفیق انسان کو حاصل ہوتی ہے۔ اور بھی راستے ہیں جیسا کہ میں نے بتایا لیکن یہ بھی ایک حسین اور روشن راستہ ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہماری رہنمائی فرمائی ہے انسان کو بے پرواہ نہیں ہونا چاہئے۔ انسان کو یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ میں خدا سے دوری کی راہوں کو اختیار کرتے ہوئے بھی اس کے قرب کو حاصل کرلوں گا اس تصور اور اس خواہش کے درمیان تضاد ہے انسان کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہ اللہ کی مدد کے بغیر خود اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی طاقت رکھتا ہے اللہ کی مدد کے بغیر اور اس کی نصرت کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا اس کی ہمیں مدد لینی چاہئے اس سے دعا کرنی چاہئے اس سے یہ دعا بھی کرنی

چاہئے کہ وہ دعا کو قبول کرے اور ہمیں قبولیت دعا کا ایک نشان اور معجزہ دکھائے۔اس طرح اس کے فضل سے بشاشت کے ساتھ ہمیں عمل کرنے کی توفیق مل جائے اور ہمارے ایمان اس کی رحمت سے مضبوط ہو جائیں خود انسان کچھ نہیں کرسکتا انسان کو بہکنا نہیں چاہئے انسان کو یہ نہیں زیب دیتا کہ وہ اپنے نفس کو فربہ کرے۔انسان کو یہ نہیں چاہئے کہ وہ خودنمائی کرے وہ اپنے کو کچھ سمجھے اور اس کا اظہار کرے عاجزی اس کی حقیقت اور عاجزانہ راہیں اس کا طریق ہونا چاہئے۔فرمایا قُلْ مَایَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآءُ کُمْ۔(الفرقان:۷۸) اللہ تعالیٰ کی ذات تو غنی ہے اسے تو تمہاری احتیاج نہیں ہے تمہیں اس کی احتیاج ہے اگر تم اس احتیاج کا احساس نہ رکھتے ہو اگر تم دنیا میں عزت کے لئے اس سے عزت حاصل کرنے کی خواہش نہ رکھتے ہو، اگر تم اپنے بوٹ کے تسمہ کے حصول کے لئے خود کو طاقت ور اور اپنی طاقت اور مال کی طاقت کو کافی سمجھتے ہو، تو تم مارے گئے تم ہلاک ہو گئے قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآءُ کُمْ اگر تم دعا کے ذریعہ سے اس غنی کے دروازے کو نہیں کھٹکھٹاؤ گے (جسے تمہاری احتیاج نہیں جس کی تمہیں ہر آن احتیاج ہے) تو مارے جاؤ گے پس بے پرواہ نہیں ہونا چاہئے غافل نہیں ہونا چاہئے جس طرح اسے جو ہمارا محبوب اور پیارا آقا ہے نیند نہیں آتی اور اونگھ نہیں آتی،اسی طرح تم بھی جس حد تک تمہیں خدا نے طاقت اور توفیق دی ہے بیدار رہنے کی کوشش کرو تا کہ تم خواہ چھوٹے سے پیمانہ پر ہی سہی، اس کی اس صفت کے (جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے کہ نہ اسے نیند آتی ہے نہ اونگھ آتی ہے) اپنی استعداد کے مطابق اپنی طاقت کے لحاظ سے مظہر بنو۔ یہ درست ہے، لیکن تمہارے دل میں یہ بڑی شدید خواہش ہونی چاہئے کہ اس کی ہر صفت کا ہم نے مظہر بننا ہے اور اس صفت کا بھی ہم نے مظہر بننا ہے جب یہ ہو جائے گا، جب تمہیں اپنا پتہ لگ جائے گا کہ تم کچھ بھی نہیں، جب تم کو اس کا علم اور اس کی معرفت حاصل ہو جائے گی کہ وہی سب کچھ ہے وہی سب طاقتوں والا ہے جب تم یہ پہچان لو گے کہ اسے تمہاری ضرورت اور احتیاج نہیں، جب تم اس کی یہ معرفت حاصل کرلو گے کہ تمہیں ہر چیز میں اس کی احتیاج ہے تو پھر وہ تمہیں مل جائے گا، پھر وہ تمہاری دعاؤں کو قبول کرے گا اور اپنی قدرت کے نشان تمہارے لئے ظاہر کرے گا لیکن اگر یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں اللہ کرے کہ ہمیں ہر آن یہ احساس

رہے اور ہمارا یہ احساس ہر وقت رہے کہ ہر وقت ہر چیز میں اور ہر کام کے لئے ہمیں اس کی احتیاج ہے اور دعا یہ ہے کہ اس کے فضل کو حاصل کرنے کی جدوجہد ہماری زندگیوں میں جاری رہے تا کہ ہم ہمیشہ ہی اس کے فضل اور اس کی رحمت کے وارث بنتے رہیں۔ اَللّٰھُمَّ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۳۰؍اپریل ۱۹۷۱ء صفحہ ۳ تا ۴)